Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 01, January - March 2026, **PP**: 272-282
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

پاکستان میں سوشل میڈیا کے منفی رجحانات، عدالتی شواہد اور اسلامی ضوابط: ایک تجزیاتی مطالعہ

Negative Trends of Social Media in Pakistan, Judicial Evidence and Islamic Regulations: An Analytical Study

1. Dr. Hafiz Ahmad Hammad ahmad.hammad@iiu.edu.pk	*Assistant Professor,* *International Islamic University, Islamabad.*
2. Dr. Hafiz Muhammad Hammad muhammad.hammad@iub.edu.pk	*Assistant Professor,* *Department of Hadith,* *The Islamia University of Bahawalpur.*

How to Cite:	Dr. Hafiz Ahmad Hammad and Dr. Hafiz Muhammad Hammad. 2026: "Negative Trends of Social Media in Pakistan, Judicial Evidence and Islamic Regulations: An Analytical Study". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 5 (01): 272-282.
Article History:	**Received**: 21-02-2026 — **Accepted**: 20-03-2026 — **Published**: 31-03-2026

Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Sciences Index, CiteFactor, Google Scholar, اردو جرائد اشاریہ, Asian Research Index, تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ, SCI, ADL Asian Digital Library, EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE *of Social Sciences Research & Development*

پاکستان میں سوشل میڈیا کے منفی رجحانات، عدالتی شواہد اور اسلامی ضوابط: ایک تجزیاتی مطالعہ

Negative Trends of Social Media in Pakistan, Judicial Evidence and Islamic Regulations: An Analytical Study

1. **Dr. Hafiz Ahmad Hammad**
   Assistant Professor, International Islamic University, Islamabad.
   ahmad.hammad@iiu.edu.pk

2. **Dr. Hafiz Muhammad Hammad**
   Assistant Professor, Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur.
   muhammad.hammad@iub.edu.pk

Abstract

This research paper critically examines the increasing trend of indecent, frivolous, and purposeless content on social media platforms, with a special focus on TikTok, in the light of Quranic teachings. The study investigates how such platforms, while offering tools for creativity and communication have also become a source of moral decline, particularly among Muslim youth in Pakistan. Through a thematic analysis of selected popular TikTok videos and user behaviors, this paper evaluates the deviation from Islamic values such as modesty, purposefulness, and truthfulness. The research incorporates relevant verses of the Holy Qur'an to highlight the ethical principles that should govern public expression and digital content creation. This work aims to serve as a bridge between traditional Islamic morality and contemporary digital culture, guiding educators, parents, and youth towards a more purposeful and ethical presence online.

Keywords: *TikTok, Moraldecline, Muslimyouth, Digital Content, Islamic Morality.*

تمہید و تعارف

انسان کی فطرت میں اظہارِ خیال اور تعلقات کی جستجو رکھی گئی ہے۔ تاریخِ انسانی کا عمیق مطالعہ واضح کرتا ہے کہ جوں جوں وسائل و ذرائع میں وسعت آتی گئی، ویسے ویسے اظہارِ رائے کے ذرائع بھی ترقی کرتے گئے۔ بیسویں صدی کے اختتام اور اکیسویں صدی کے آغاز میں سوشل میڈیا ایک نئے انقلاب کی صورت میں ابھرا۔ اس کے ذریعے انسان دنیا بھر میں نہ صرف لمحوں میں اپنی آواز پہنچانے لگا، بلکہ شہرت، تفریح اور ابلاغ کے تمام روایتی پیمانے بھی بدلنے لگے۔ انہی ذرائع میں ایک معروف پلیٹ فارم ٹِک ٹاک (TikTok) ہے، جس نے کم وقت میں لاکھوں نوجوانوں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔ مگر افسوس کہ اس ذریعہ پر کثرت سے پھیلنے والے لغویات، فحاشی، بے ہودگی، اور مقصدیت سے عاری مواد نے معاشرے، خاص طور پر مسلم نوجوانوں، کی ذہنی و اخلاقی ساخت کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ اس تحقیقی مقالہ میں کوشش کی گئی ہے کہ قرآنی تعلیمات اور نبوی ارشادات کی روشنی میں سوشل میڈیا اور بالخصوص ٹک ٹاک جیسے پلیٹ فارمز کا تنقیدی جائزہ پیش کرے، تاکہ نوجوان نسل کو اخلاقی زوال سے بچاکر اصلاحِ فکر و عمل کی طرف متوجہ کیا جاسکے۔

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس نے ماضی میں پیش آمدہ مسائل کا حل جس طرح پیش کیا بعینہ دور حاضر کے چیلنجز اور مسائل میں یہ ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ دین اسلام میں باوقار زندگی گزارنے کے اصول و ضوابط پیش کیے ہیں۔ اب یہ محققین اور علماء وقت کی ذمہ داری ہے کہ اپنے دور کے مسائل اور فتن سے نکلنے کے لیے قرآن و سنت کے قوانین کی روشنی میں ان

مسائل کا تجزیہ اور حل کیسے پیش کرتے ہیں۔ دور حاضر کا ایک اہم مسئلہ سوشل میڈیا کا منفی استعمال ہے۔ اس کا استعمال اگر با مقصد ہو تو یہ انسان کے لیے تخلیقی مواقع فراہم کرنے کا ایک اہم ذریعہ بن سکتا ہے۔ قرآن کریم کی جس آیت مبارکہ کو اس حوالہ سے بطور اصول سامنے رکھا جا سکتا ہے وہ سورہ لقمان کی آیت ہے، ارشاد ربانی ہے:

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشۡتَرِي لَهۡوَ ٱلۡحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًاۚ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٞ مُّهِينٞ[1]

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو خریدتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں، اور اسے مذاق بنائیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

یہ آیت اس حقیقت پر روشنی ڈالتی ہے کہ بعض افراد محض لہو و لعب اور دنیاوی تفریح کے نام پر ایسا مواد پھیلاتے ہیں جو لوگوں کو فکری و روحانی لحاظ سے اللہ کے راستے سے دُور لے جاتا ہے۔ آج کے سوشل میڈیا کا بڑا حصہ اسی آیت کی زندہ تفسیر معلوم ہوتا ہے۔

ٹِک ٹاک (TikTok): تعارف اور معاشرتی اثرات

ٹک ٹاک (TikTok) ایک چینی سوشل میڈیا پلیٹ فارم ہے، جو 2016 میں متعارف ہوا اور محض چند سالوں میں دنیا کے مقبول ترین ایپس میں شامل ہو گیا۔ اس پلیٹ فارم کی خاص بات یہ ہے کہ یہ مختصر ویڈیوز کے ذریعے جلد شہرت، تفریح اور اظہارِ ذات کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق، پاکستان میں 2023 تک ٹک ٹاک کے فعال صارفین کی تعداد 2 کروڑ سے تجاوز کر چکی تھی، جن میں اکثریت نوجوانوں پر مشتمل ہے جن میں سے تقریبا 82 فیصد مرد اور 18 فیصد خواتین تھیں۔[2] جبکہ یہ تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے 2024 کے اعداد و شمار کے مطابق اس کے صارفین میں تین گنا اضافہ ہوا اور اب یہ تعداد تقریبا 6 کروڑ ہو چکی ہے۔[3]

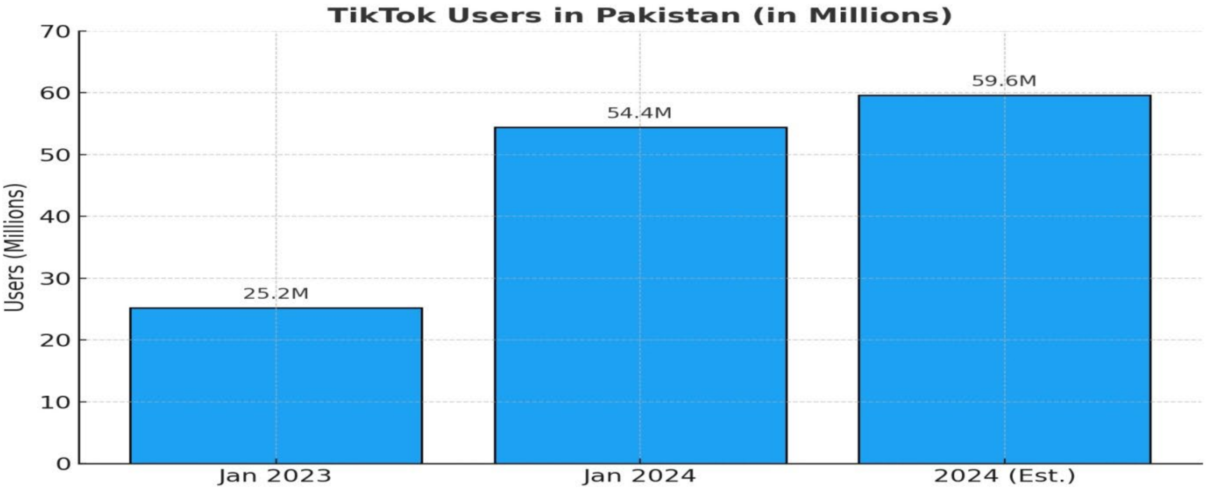

یہ گراف پاکستان میں ٹک ٹاک کے صارفین کی تعداد میں نمایاں اضافے کو ظاہر کرتا ہے، جو 2023 سے 2024 کے درمیان تقریباً دو گنا ہو چکا ہے۔

پیش کیے گئے اعداد و شمار سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ پلیٹ فارم ایک ٹیکنالوجیکل مظہر ہونے کے ساتھ ساتھ بالخصوص ملک پاکستان میں ایک ثقافتی اور نفسیاتی انقلاب کی صورت اختیار کر چکا ہے، جو نوجوان نسل کے تخیل، اظہار، شہرت پسندی اور معاشرتی تعلقات کے سانچوں کو نئی صورت دے رہا ہے۔

ویڈیو کلچر پر پاکستانی اخبارات کی رپورٹس

اس پلیٹ فارم کو بہت سارے لوگ اپنے کاروباری مقاصد اور مشتریز تعارفی جبکہ بہت سارے لوگ اسے دعوتی مقاصد کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ پاکستان میں بھی اگرچہ ان مقاصد کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال ہے، لیکن عمومی طور پر جو رجحان نظر آتا ہے وہ بے مقصدیت اور وقت کے ضیاع سوا کچھ نہیں اور اس میں درج ذیل امور عموماً دیکھے جاسکتے ہیں:

- بے ہودہ حرکات اور نقالی پر مبنی ویڈیوز
- جذباتی یا جسمانی کشش پر مبنی ویڈیوز
- طنز، فُحاشی، یا مزاح میں حد سے تجاوز پر مبنی ویڈیوز
- مذہبی و اخلاقی اقدار سے بے نیاز تفریح پر مبنی ویڈیوز

ان رجحانات کو دیکھتے ہوئے اس امر کا خدشہ شدید تر ہوتا جا رہا ہے کہ ایسا غیر سنجیدہ، لایعنی اور جذباتی اظہار رفتہ رفتہ نوجوانوں کو فکر، حیا، وقار اور مقصدیت سے محروم کر رہا ہے۔ اکثر صارفین دن کا بڑا حصہ سکرولنگ اور ویڈیوز دیکھنے میں صرف کرتے ہیں۔ یہ عمل دماغی ارتکاز کو کمزور اور اسے غیر تعمیری بنانے میں کردار ادا کرتا ہے، جو کہ ایک منفی اور نقصان دہ رجحان ہے۔ کیونکہ حد سے بڑھا ہوا سیلفی کلچر، لائیکس کی دوڑ، اور جعلی شناخت انسانی شخصیت کو غیر حقیقی بناتے ہیں۔ جبکہ معاشرتی لحاظ سے ناچ، گانے، چہرے اور جسم کی نمائش، اور غیر مناسب الفاظ کا استعمال، اسلامی معاشرے کے وقار اور حیا کے تصور کو بُری طرح مجروح کر رہا ہے۔

پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی کی رپورٹس، پشاور ہائی کورٹ اور سندھ ہائی کورٹ میں ٹک ٹاک کے غلط استعمال کی وجہ سے جرائم کے مرتکب افراد پر کیسز نیز مختلف پاکستانی جرائد کی رپورٹس اس حوالہ سے واضح کرتی ہیں کہ پاکستانی معاشرہ میں یہ کلچر منفی اثرات مرتب کر رہا ہے۔ پشاور ہائی کورٹ میں دائر مقدمات کے مطابق اس پلیٹ فارم کو فحاشی، غیر اخلاقی گفتگو اور مالی مفادات کے لیے نامناسب مواد کے فروغ میں استعمال کیا جا رہا ہے[4]۔ اسی بنا پر عدالت نے اس پر پابندی عائد کرنے اور مواد کو کنٹرول کرنے کے احکامات جاری کیے[5]۔ مزید برآں، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی نے بھی بارہا "غیر اخلاقی اور فحش مواد" کے سدباب کے لیے اس پلیٹ فارم کو معطل یا محدود کیا[6]۔ یہ تمام شواہد اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ٹک ٹاک کا ایک نمایاں استعمال معاشرتی اقدار، خصوصاً حیا اور اخلاقی حدود کے منافی ہے۔

قرآن کریم میں واضح طور پر ایسے رویّوں کی سختی سے تردید کی ہے جو معاشرہ پر منفی اثرات مرتب کرنے کا باعث ہوں:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ[7]

یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

مفسرین کے نزدیک اس آیت کا اطلاق ہر اس ذریعے پر ہوتا ہے جو معاشرے میں فحاشی اور بے حیائی کے پھیلاؤ کا سبب بنے۔ جدید دور میں سوشل میڈیا، خصوصاً ویڈیو پلیٹ فارمز، اس کی ایک نمایاں صورت بن چکے ہیں جہاں مواد نہ صرف تخلیق کیا جاتا ہے بلکہ تیزی سے پھیلایا بھی جاتا ہے۔ اس صورت حال میں ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایسے طبقات اور نوجوانوں کی رہنمائی کی جائے جو اس میڈیم کے استعمال کا شوق رکھتا ہے تا کہ اسے تعمیری مقاصد کے لیے استعمال میں لایا جاسکے اور سوشل میڈیا اور بالخصوص ٹک ٹاک ویڈیوز میں ایسے مناظر یا ایسا مواد شامل نہ کیا جائے جو معاشرہ پر منفی اثرات مرتب کرے اور جس سے اخلاقی انحطاط پیدا ہو۔

قرآنی اخلاقی تعلیمات اور سوشل میڈیا کا چیلنج

اسلامی اخلاقیات کا مرکز و محور قرآنِ مجید ہے، جو انسان کے ظاہری و باطنی اعمال کے لیے ہدایت، ضابطہ اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ آج کے ڈیجیٹل عہد میں جب لہو و لعب، لغو، فُحاشی، اور دکھاوے کا غلبہ ہو چکا ہے، تو قرآن کی روشنی میں اس طرزِ زندگی کا جائزہ لینا لازم ہو جاتا ہے۔

پہلا اصول: بامقصد زندگی کے لیے بامقصد مصروفیت

قرآن کریم کی وہ آیات جو اس حوالہ سے بنی نوع انسان کی رہنمائی کرتی ہیں ان میں بنیادی تصور تو یہی ہے کہ انسان کو ایک مقصد زندگی دے کر خطہ ارضی پر بھیجا گیا ہے۔ انسان کو اشرف المخلوقات قرار دے کر اسے ایک باوقار، بامقصد اور جواب دہ مخلوق سمجھا گیا ہے۔ قرآن کریم میں انسان کی تخلیق کا مقصد واضح طور پر بیان کیا گیا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ[8]

اور میں نے جن و انسان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔

یہ آیت اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ انسان کی زندگی محض تفریح، شہرت یا وقتی مسرتوں کے لیے نہیں، بلکہ عبادت و اطاعت کے اعلیٰ مقصد کے تحت ہے۔ ایسے میں وہ تفریح یا اظہار جو غفلت، بے حیائی اور غیر ذمہ داری کو فروغ دے وہ نہ صرف یہ کہ اسلام کی روح کے خلاف ہے بلکہ انسانی شرف کے بھی منافی ہے۔ اس سے بڑھ کر انسان کو جواب دہی کا تصور اور خود احتسابی کا درس دیا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ[9]

تو کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم نے تمھیں بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے؟

یہ آیت اس واضح حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ انسان کی تخلیق مقصد سے خالی نہیں۔ ٹک ٹاک جیسی تفریحات جو "عبث" (بے مقصد) زندگی کو فروغ دیتی ہیں، اس قرآنی تصورِ زندگی سے ٹکراتی ہیں۔

دوسرا اصول: لغو سے اجتناب: لغویات پر مشتمل ویڈیوز کے شواہد اور پاکستانی حکام کا ردِ عمل

قرآن کریم میں بار بار لغو بے مقصد و بے فائدہ اور نقصان دہ کلام و عمل سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو ایک اور اصول کی طرف رہنمائی ہے کہ انسان کا ہر کام مصلحت پر مبنی ہونا چاہیے جس میں انسان کی اپنی، دوسروں کی یا مجموعی طور پر معاشرہ کی خیر خواہی مضمر ہو۔ اسی لیے قرآن کریم نے بالخصوص اہل ایمان کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے لغو اور بے ہودہ کاموں اور مصروفیات سے اجتناب کو نمایاں طور پر ذکر کیا ہے:

وَٱلَّذِينَ هُمْ عَنِ ٱللَّغْوِ مُعْرِضُونَ[10]

اور وہ لوگ (مؤمن) لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

لغو کے بارے میں امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اللغوُ هو الباطل وكل ما لا فائدة فيه من الكلام والأفعال۔[11]

لغو وہ ہے جو بے مقصد، بے فائدہ اور بے حقیقت ہو، خواہ وہ قول ہو یا عمل۔

جبکہ امام رازی نے اپنی تفسیر میں لغو کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

كل ما لا منفعة فيه في الدين ولا في الدنيا فهو لغو۔[12]

ہر وہ چیز جس میں نہ دین کا فائدہ ہو اور نہ دنیا کا، وہ لغو ہے۔

امام طبری نے مزید لغو کی تعریف کرتے ہوئے واضح طور پر لکھا ہے کہ لغو وہ ہے جو باطل، کھیل تماشہ اور مذاق ہو۔[13] ٹِک ٹاک پر چلنے والے غیر ضروری، طنزیہ، اور شہوت پر مبنی رجحانات اسی لغو کی زندہ مثالیں ہیں، جن سے مومن کا تعلق قرآن کے مطابق منقطع ہونا چاہیے۔ سوشل میڈیا بالخصوص ٹک ٹاک پر غالب مواد کی نوعیت کو دیکھا جائے تو وہ واضح طور پر فضول حرکات، بے فائدہ کلام، بے ہودہ مناظر اور خود نمائی پر مبنی ہے۔ جو قرآن کریم کے بیان کردہ لغو کی تفسیر ہے۔

مختلف رپورٹس اس بات کی دلیل ہیں کہ پاکستان میں ٹک ٹاک پر ایسی ہو ویڈیوز بنائی جا رہی ہیں جو دوسرں کے لیے باعث تکلیف اور معاشرہ پر منفی اثرات مرتب کر رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے پاکستان میں سنجیدہ افراد کی شکایات پر پی ٹی اے کی طرف سے ٹک ٹاک ایپ پر ایک عرصہ تک پابندی لگا دی گئی تھی۔ اور یہ پابندی پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم نامہ کی وجہ سے تھی۔ یہ خبر اردو نیوز نے مورخہ 11 مارچ 2021 میں ان الفاظ میں اپنے الیکٹرانک اخبار میں رپورٹ کی تھی:

> پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) نے پشاور ہائی کورٹ کے حکم پر ٹک ٹاک ایپلی کیشن پر پابندی عائد کرنے کی ہدایت جاری کر دی ہے۔ جمعرات کو پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس قیصر رشید خان نے ٹک ٹاک کے خلاف درخواست پر سماعت کرتے ہوئے کہا تھا کہ 'ٹک ٹاک پر ڈالی جانے والی ویڈیوز ہمارے معاشرے کے لیے قابل قبول نہیں ہیں۔ چیف جسٹس قیصر رشید خان کا کہنا تھا کہ 'ٹک ٹاک ویڈیوز سے معاشرے میں فحاشی پھیل رہی ہے، اس کو فوری طور پر بند کیا جائے۔[14]

والدین اور عوام کی جانب سے ٹک ٹاک پر غیر اخلاقی مواد کی شکایت پر تو پی ٹی اے کی جانب سے ایکشن لیا گیا تھا۔ تاہم ٹاک ٹاک بنانے والے بعض افراد کے جرائم میں ملوث ہونے کے واقعات سامنے آنے پر پولیس نے بھی متعدد بار ایکشن لیا ہے۔ اس سال (2025) مئی میں بازار میں جانے والی عورتوں کی بلا اجازت ٹک ٹاک بنانے پر نوید جانی نامی شخص کو پنجاب کے ضلع قصور کی پولیس نے گرفتار کیا۔ نوید جانی نے مبینہ طور پر بازار کا راستہ بلاک کر کے اپنی ویڈیو کے ساتھ لڑکیوں کی بھی ویڈیو بنائی جس پر ڈی پی او قصور عمران کشور نے سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو پر ازخود نوٹس لیا۔ اس سے قبل اسی ٹک ٹاکر کے خلاف پہلے بھی ڈی ایچ کیو ہسپتال کے اندر مریضوں کے بیڈ اور ہسپتال کو ٹک ٹاک میں استعمال کرنے کے جرم میں مقدمہ درج ہوا تھا۔

گزشتہ سال جنوری میں خود کو پولیس اہلکار ظاہر کر کے پولیس یونیفارم میں ٹک ٹاک ویڈیوز بنانے والے میاں بیوی انیزہ گوہر اور محمد بلال کو راولپنڈی پولیس نے گرفتار کیا تھا۔ اسی سال جنوری میں لاہور میں ریلوے پولیس نے مسافر ٹرین کے سامنے اور ریلوے پھاٹک بند کر کے ٹک ٹاک بنانے کے الزام میں دو نوجوانوں کو گرفتار کر لیا تھا۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) ریلوے ملک عتیق نے ریلوے تنصیبات پر ٹک ٹاک بنانے کے الزام میں دو نوجوانوں اسرار گوندل اور زوہیب کو ہتھکڑیاں لگا کر لاہور میں میڈیا کے سامنے پیش کیا۔[15]

مذکورہ رپورٹس اور واقعات ثابت کرتے ہیں کہ پاکستان میں ٹک ٹاک کلچر ایک بے مقصد اور لغو کام کی حیثیت میں عام ہے اور اس کی وجہ سے جرائم میں بڑھ رہے ہیں جبکہ قرآنی اور نبوی تعلیمات میں بامقصد تفریح اور بامقصد مصروفیت کی ہدایت ہے۔ فضول اور بے فائدہ کام سے لاتعلقی کی تاکید کی گئی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ۔[16]

کسی شخص کے اسلام کے حسن کی علامت یہ ہے کہ وہ غیر متعلق باتوں کو ترک کر دے۔

یہ حدیث ہمیں مصروفیت کے انتخاب میں معیار دیتی ہے: جو چیز انسان کو علم، نفع یا دین میں فائدہ نہ دے، وہ ترک کر دینی چاہیے۔ ٹک ٹاک پر گھنٹوں بے مقصد ویڈیوز دیکھنا اسی "مالا یعنیہ" کا مصداق ہے۔

تیسرا اصول: فحاشی، عریانی اور بے حیائی سے اجتناب

موضوع کے لحاظ سے انسانی زندگی کا تیسرا اصول اچھے اور خیر کے کاموں پر عمل، جبکہ برے، فحاشی و عریانی پر مبنی برے کاموں سے اجتناب ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فحاشی کو شیطان کا خاصہ قرار دیا ہے اور ایسے کام کرنے والے گویا شیطان کی پیروی کرتے ہیں جو کہ انسان اور انسانیت کا دشمن ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ[17]

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو تم پیروی نہ کرنا شیطان کے نقش قدم کی، اور جو کوئی پیروی کرے گا شیطان کے نقش قدم کی تو یقیناوہ اپنا ہی نقصان کرے گا کہ بیشک وہ تو بے حیائی اور برائی ہی سکھاتا ہے۔

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔[18]

آپ فرما دیجیے: میرے رب نے بے حیائی کی باتیں حرام کی ہیں، خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔

مشہور مفسر امام ابن عاشور اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

الفواحش تشمل ماجاوز حدودالاعتدال من القول والعمل مماتستقبحه الفطرالسليمة۔[19]

فواحش ہر اُس قول و فعل کو شامل کرتی ہیں جو فطرتِ سلیمہ کے نزدیک قبیح اور حدودِ اعتدال سے متجاوز ہو۔

اس کا اطلاق تمام بیہودہ اور شرمناک افعال پر ہوتا ہے۔ ہر وہ برائی جو اپنی ذات میں قبیح ہو وہ فحش ہے۔ مثلاً: بخل، زنا، برہنگی، عریانی، عملِ قومِ لوط، جنسی زیادتی، محرمات سے نکاح کرنا، چوری، شراب نوشی، گالیاں بکنا، بدکلامی کرنا وغیرہ۔ اسی طرح علی الاعلان برے کام کرنا اور برائیوں کو پھیلانا فحش کے زمرے میں آتا ہے۔ مثلاً جھوٹا پروپیگنڈہ، بہتان تراشی، پوشیدہ جرائم کی تشہیر، بدکاریوں پر ابھارنے والے افسانے، ڈرامے اور فلم، عریاں تصاویر آویزاں کرنا، عورتوں کا بن سنور کر منظر عام پر آنا، علی الاعلان مردوں اور عورتوں کے درمیان اختلاط ہونا اور اسٹیج پر عورتوں کا ناچنا اور تھرکنا وغیرہ۔

ٹک ٹاک پر رقص، جسمانی نمائش، اور آوازوں کا بے حیاء استعمال اسی "فواحش" کی جدید اشکال ہیں۔ جبکہ قرآن کریم اور نبی کریم ﷺ کے ارشادات واضح طور پر ہماری رہنمائی کرتے ہیں کہ حیا ایک بنیادی اخلاقی قدر ہے۔ اسی لیے قرآن کریم میں اس کے مختلف پہلوؤں پر زور دیا ہے۔ جبکہ سوشل میڈیا پر لباس، لہجہ، حرکات اور اداؤں میں جس طرح کی بے حیائی نظر آتی ہے وہ قرآن کریم کے اصولوں کی واضح خلاف ورزی ہے۔ قرآن نے تو انسان کو باوقار لباس اور مہذب انداز اپنانے اصول دیا ہے:

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْءَاتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ[20]

اے بنی آدم! ہم نے تم پر لباس نازل کیا، جو تمہاری شرمگاہیں چھپاتا اور تمہیں زینت بخشتا ہے اور تقویٰ کا لباس تو بہترین ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الإِيمَانِ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ[21]

حیاء اور کم گوئی ایمان کی دوشاخیں ہیں، جب کہ فحش کلامی اور کثرت کلام نفاق کی دوشاخیں ہیں۔

ٹک ٹاک پر واضح طور پر ان اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی دیکھی جاسکتی ہے۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیان کردہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں اگر سوشل میڈیا بالخصوص ٹک ٹاک پر موجود ویڈیوز کا تجزیہ کیا جائے تو اکثریت اسلامی اخلاقی روح سے متصادم، مقصدیت سے عاری اور وقار و حیا کے اصولوں کے خلاف نظر آتی ہیں۔ اسی طرح سوشل میڈیا کے فتنہ خیز ٹرینڈز اسی اندھیری رات کی مانند ہیں، جن سے بچنا نبی اکرم ﷺ نے لازم قرار دیا ہے:

سَيَكُونُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ[22]

ایسے فتنے آئیں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے ہوں۔

یعنی جس طرح اندھیری رات میں چیزوں کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے اسی طرح ان فتنوں کو پہچاننا اور ان سے بچنا مشکل ہو جائے گا۔ کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ ویڈیوز اصلی ہیں یا جعلی۔ تحریر حقیقت پر مبنی ہے یا پروپیگنڈا۔

سوشل میڈیا کا استعمال اور اس کے قرآنی اصول

سوشل میڈیا کے موجودہ طوفان میں جہاں شہرت، پیسہ اور فالوورز کی دوڑ لگی ہوئی ہے، اسلامی تعلیمات ایک متوازن، باوقار اور بامقصد میڈیائی اخلاقیات فراہم کرتی ہیں۔ یہ اصول نہ صرف فرد کی حفاظت کرتے ہیں بلکہ پورے معاشرے میں اصلاح، حیا، صدق اور عدل کو فروغ دیتے ہیں۔ یہاں ہم وہ اصول قرآن کریم کی مجموعی تعلیمات کی روشنی میں ذکر کریں گے۔

قولِ سدید

سوشل میڈیا نے انسانی اظہار کو ایک نئی وسعت بخشی ہے، لیکن اس کے ساتھ ذمہ داری کا دائرہ بھی وسیع ہو گیا ہے۔ قرآن مجید میں بار بار سچ بولنے، عدل سے بات کرنے، اور غیر ضروری، نقصان دہ گفتگو سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے، جس کا خلاصہ "قولِ سدید" کے جامع قرآنی تصور میں ملتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا[23]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بات سیدھی کہا کرو۔

امام ابن جریر الطبری نے اپنی مشہور اور شہرہ آفاق تفسیر میں قول سدید کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے:

"قولوا في أموركم كلها قولاً عدلاً صوابًا لا كذب فيه ولا جور"[24]

تم اپنے تمام معاملات میں ایسی بات کہو جو عدل و انصاف والی، درست ہو، نہ اس میں جھوٹ ہو نہ ظلم۔

اسی طرح معاصر مفسرین نے قول سدید سے مراد صرف سچی بات کو نہیں کہا بلکہ وہ بات جو مفید بھی ہو اور سچی بھی۔ مولانا مودودی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ قول سدید صرف سچ کہنا نہیں، بلکہ وہ بات ہے جو مفید ہو، بر محل ہو، اور عدل پر مبنی ہو۔[25] شیخ صالح المنجد نے اپنی کتاب حکم التصویر والنشر میں قول سدید اور سوشل میڈیا کے حوالہ سے مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قولِ سدید کی عملی صورت سوشل میڈیا پر یہ ہے کہ ہر لفظ، تصویر، کلپ اور تبصرہ اللہ کی رضا اور شرعی اصول کے مطابق ہو۔[26] مفسرین کی آراء کا خلاصہ یہ ہے کہ قولِ سدید وہ بات ہے جو سچی، نفع بخش اور شائستہ ہو اور اس کا اطلاق میڈیا پر یوں ہوتا

ہے کہ جھوٹی ویڈیوز، مبالغہ آمیز مواد اور گمراہ کن میمز سے اجتناب کیا جائے۔ اسی طرح ایسے الفاظ یا کلپس کی تشہیر سے بھی بچا جائے جو شکوک، بدگمانی یا بے ادبی پھیلائیں۔ کسی بھی ویڈیو کو بناتے، شیئر کرتے وقت یا اس پر کچھ لکھتے کے وقت یہ ضرور سوچا جائے کہ کیا یہ قول سدید ہے؟ کیا اس میں بہتری کا پیغام ہے؟

حیا اور غیرت کا شعور

اسلام میں حیا کو ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے، اور غیرت کو عزتِ نفس اور دینی غیرت کا پیمانہ۔ سوشل میڈیا اور خصوصاً ٹک ٹاک جیسے پلیٹ فارمز پر نرو ناری بے باکی، جسمانی اظہار، اور فحش حرکات کی وائرل ثقافت نے اس ایمانی وصف پر شدید حملہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو اس کائنات کے بھی خالق اور اس حضرت انسان کو پیدا کرنے والے ہیں ان کے بارہ میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ ٱللَّهَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ ٱلْحَيَآءَ وَٱلسِّتْرَ[27]

اللہ حیاء دار ہے پردہ پوشی کرنے والا ہے اور حیاء اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے۔

یحب الحیاء کا مطلب ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے حیا والے ہوں اور اپنے عیوب پر پردہ ڈالیں۔ جبکہ حیا صرف لباس یا ظاہری رکھ رکھاؤ تک محدود نہیں۔ یہ جسمانی حرکات، اندازِ گفتار، اور رویے میں بھی جھلکنی چاہیے۔ جبکہ سوشل میڈیا پر حیا باختہ انداز، ناچ گانا، بے قابو ہنسی یا دل لبھانے والا فیشن—یہ سب اسلامی اقدار کے منافی ہیں۔

ذمہ داری اور جواب دہی

انسان کا ہر ہر عمل ریکارڈ ہو رہا ہے۔ وہ ٹک ٹاک ،ایپلیکیشنز میں وڈیوز اپلوڈ کرنے میں مصروف ہوں یا اس میں موجود فحش کاریوں کو دیکھنے میں، واٹس ایپ میں گانے، فلمی ڈائیلاگ اور رومانس بھرے اسٹیٹس لگانے میں مشغول ہوں یا یوٹیوب اور دیگر ویب سائٹس میں فحش چیزیں پھیلانے میں، یا فیس بک صرف چند کلمات لکھ کر کومینٹ کرنے کی صورت میں۔ غرض یہ کہ انسان کا ہر ہر عمل ریکارڈ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ[28]

انسان منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر یہ کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔

مزید فرمایا:

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ[29]

تم پر محافظ بزرگ (فرشتے) لکھنے والے مقرر ہیں، جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔

یہ ریکارڈ برائے ریکارڈ نہیں ہے بلکہ قیامت کے دن یہ ریکارڈ ہمارے سامنے پیش کئے جائیں گے:

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ[30]

اور نامہ اعمال سامنے رکھ دئے جائیں گے۔ پس تو دیکھے گا کہ گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہوں گے۔

قرآن کا تصور جواب دہی کہ "وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ[31]" اگر راسخ اور واضح ہو تو انسان سوشل میڈیا کے منفی استعمال سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ تصور واضح کرتا ہے کہ ہر ویڈیو، تبصرہ، شیئر یا کمنٹ قیامت کے دن حساب میں آئے گا۔ اس قانون کو سمجھنے اور اس تصور کے واضح ہو جانے کے بعد نوجوان سوشل میڈیا کو محض تفریح نہیں بلکہ امانت سمجھتے ہوئے استعمال کرے گا۔

الغرض اسلامی اصولوں کی روشنی میں اگر کوئی سوشل میڈیا کا ذاتی اکاؤنٹ چلاتا ہے تو وہ نہ صرف اخلاقی تہذیب کا علمبردار

ہو گا، بلکہ یہ معاشرے کی روحانی تطہیر اور نوجوان نسل کی راہنمائی کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ ہر وہ ویڈیو، مواد یا آواز جو حق، حیا، صدق، عدل اور اصلاح کے ساتھ ہو، وہ صدقہ جاریہ بن سکتی ہے۔

نتائج بحث

- پاکستانی سوشل میڈیا بالخصوص TikTok پر وائرل ہونے والے متعدد مواد، خاص طور پر نوجوانوں میں، بے مقصدیت، بے حیائی اور شہرت پسندی پر مبنی ہیں۔
- منتخب ویڈیوز کا تجزیہ اور اخباری رپورٹس اور پاکستانی عدالتوں کے فیصلے بتاتے ہیں کہ اکثر مواد میں لغو، تمسخر، فتنہ، اور فحاشی کے عناصر پائے جاتے ہیں، جو صریحاً قرآن و سنت کے برخلاف ہیں۔
- کئی ویڈیوز کا مقصد صرف likes، views اور virality ہوتا ہے، جو خالص نیت اور "قولِ سدید" جیسے دینی اصولوں کے منافی ہے۔
- یہ ویڈیوز ایک نئے ثقافتی بحران کو جنم دے رہی ہیں، جہاں نوجوان تعلیم، اخلاق اور مقصدِ زندگی سے دور ہو رہے ہیں۔

سفارشات

- اسکول، کالج اور یونیورسٹی سطح پر "اسلامی اخلاق برائے سوشل میڈیا" جیسے تربیتی پروگرام متعارف کرائے جائیں۔
- حیاباختہ اور فتنہ انگیز مواد کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے ڈیجیٹل اخلاقی ضابطہ (Digital Ethics Code) تیار کیا جائے۔
- اسلامی اسکالرز، مشائخ اور نوجوان علماء کو چاہیے کہ وہ خود میڈیا پلیٹ فارمز پر اصلاحی، حوصلہ افزا اور تخلیقی ویڈیوز کے ذریعے اسلامی بیانیہ کو عام کیا جائے۔
- والدین کو سوشل میڈیا کے اثرات سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی ڈیجیٹل عادات پر نظر رکھ سکیں۔

References

1 al-Qurʾān, 31:6.
2 https://oosga.com/social-media/pak/?utm, Social Media in Pakistan, 2023 Stats & Platform Trends, published: October 30, 2023.
3 https://worldpopulationreview.com/country-rankings/tiktok-users-by-country , TikTok Users by Country 2025.
4 The Express Tribune, September 28, 2025.
5 Dawn, March 11, 2021.
6 Pakistan Telecommunication Authority, October 9, 2020. TikTok Users by Country 2025.
7 al-Qurʾān, 24:19.
8 al-Qurʾān, 51:56.
9 al-Qurʾān, 23:115.
10 al-Qurʾān, 23:3.
11 al-Qurṭubī, Muḥammad ibn Aḥmad al-Anṣārī. *al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān* (Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 1964), 12:77.
12 al-Rāzī, Fakhr al-Dīn Muḥammad ibn ʿUmar. *Mafātīḥ al-Ghayb* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1420 AH), 12:332.
13 al-Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr. *Jāmiʿ al-Bayān fī Taʾwīl Āy al-Qurʾān* (Beirut: Muʾassasat al-Risālah, 2000), 5:471.
14 Urdu News, March 11, 2021, https://www.urdunews.com/node/548026
15 Urdu News, January 23, 202, https://www.urdunews.com/node/576696
16 al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā. *Sunan al-Tirmidhī* (Cairo: Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1975), ḥadīth no. 2317; Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd. *Sunan Ibn Mājah* (Beirut: Dār al-Risālah al-ʿĀlamiyyah, 2009), ḥadīth no. 3976. al-Albānī graded it ṣaḥīḥ.
17 al-Qurʾān, 24:21.
18 al-Qurʾān, 7:33.
19 Ibn ʿĀshūr, Muḥammad al-Ṭāhir. *al-Taḥrīr wa al-Tanwīr* (Tunis: al-Dār al-Tūnisiyyah li-l-Nashr, 1984), 9:68.
20 al-Qurʾān, 7:26.
21 al-Tirmidhī, *Sunan al-Tirmidhī*, ḥadīth no. 2227.
22 Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī. *Ṣaḥīḥ Muslim* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, n.d.), ḥadīth no. 1847.
23 al-Qurʾān, 33:70–71.
24 al-Ṭabarī, *Jāmiʿ al-Bayān fī Taʾwīl Āy al-Qurʾān*, 22:38.
25 Mawdūdī, Abū al-Aʿlā. *Tafhīm al-Qurʾān* (Lahore: Idārah Tarjumān al-Qurʾān, 2000), 33:70.
26 al-Munajjid, Ṣāliḥ. *Ḥukm al-Taṣwīr wa al-Nashr* (Riyadh: Dār al-Waṭan, 2007), 13.
27 Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath. *Sunan Abī Dāwūd* (Beirut: al-Maktabah al-ʿAṣriyyah, n.d.), ḥadīth no. 4012.
28 al-Qurʾān, 50:18.
29 al-Qurʾān, 82:10–12.
30 al-Qurʾān, 18:49.
31 al-Qurʾān, 37:24.